نقشِ اول

حدیث فعلی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ کی حفاظت اور امت تک اس کو پہنچانے اور محفوظ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو نظام قائم فرمایا، اس کا مطالعہ بصیرت افروز بھی ہے اور ایمان بخش بھی۔ احادیث میں ایک قسم حدیث فعلی کہلاتی ہے، یعنی آپ ﷺ نے کوئی عمل انجام دیا، صحابۂ کرام نے اسے دیکھا، پہلے اسے اپنے سینے میں محفوظ کیا اور پھر اسے امت تک منتقل کیا۔ یہ عمل کئی طرح سے انجام پایا، ایک صورت تو عام ہے، اور کتب حدیث میں موجود ہے کہ صحابۂ کرام نے وہ عمل اپنی روایت کے ذریعے تابعین اور تابعین نے تبع تابعین تک منتقل کیا، اور یوں یہ عمل نبوی حدیث کی صورت میں ہم تک پہنچا۔ لیکن یہ کام کرنے والے صحابۂ کرام کم تھے، کم سے یہ مراد نہیں کہ ان کی تعداد بہت تھوڑی تھی، بل کہ مراد یہ ہے کہ یہ عمل نبوی زبانی طور پر اور روایت کی صورت میں ہم تک نسبتاً کم صحابہ کے ذریعے پہنچا۔ اس کے برعکس ایسے صحابۂ کرام بے شمار ہیں، جنہوں نے یہ عمل نبوی اپنے زبانی بیان کی بہ جائے اپنے عمل کے ذریعے اگلی نسل تک منتقل کیا، اور یہ طریق کار اس قدر مضبوط روایت کی بنیاد بنا کہ شریعت اسلامی میں تعامل امت کی الگ سے اصطلاح وجود میں آ گئی، جس پر اہل علم نے باقاعدہ تفصیل سے بحثیں کی ہیں، اور اس پر بڑا ذخیرہ موجود ہے۔

آج ہم حفاظت حدیث وسنت کے محض ایک منہج پر (کسی نہ کسی درجے میں) عمل پیرا ہیں، جب کہ دوسرا منہج اور طریق کار ہم سے یک سر فراموش ہو چکا ہے، یعنی اسوۂ حسنہ اور اس کے مختلف پہلوؤں کو عمل کے ذریعے زندہ رکھنا اور عمل ہی کے ذریعے آئندہ آنے والی نسل تک منتقل کرنا۔ یہ

بھی کرنے کا کام ہے، یہ کام بھی آج کی زندہ ضرورت ہے، اس کی جانب بھی ہمیں توجہ کرنی ہوگی۔

اس عمل کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ آج سنت کا عنوان سامنے آتے ہی محض چند اعمال ذہن میں آتے ہیں، جو یقیناً سنت نبوی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کا اہم ترین حصہ ہیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو محض چند مظاہر تک محدود کرنا یا ایسا سمجھنا علمی کم زوری بھی ہے، اور عملی کوتاہی بھی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین اور اس کے تقاضوں کو اسی طرح سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں، جیسا کہ وہ ہیں۔

آمین

سید عزیز الرحمٰن